1232Z2093

منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ مختتم بخاتم | باناتم دہر ہمہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بہ بحیل | گویان صفت حیرت بر و محمدؐ

نمبر ۲ | مورخہ ۱۵ شہر محرم الحرام ۱۲۹۰ ہجری روز شنبہ | جلد ۲

لا الٰہ الا اللہ | مثنوی موحد | محمد رسول اللہ

بو محمد خالق و مخلوق رسول
لکھنؤ سے اک شکوفہ جور کا
کھلے ہے دو مرتبہ ہر سال مین
نام رکھا شمس ہے ہم خبار کا
تہمت عیسیٰ کی منادی کیلگا
افترا بہتان و الزام قبیح
اور خصوصًا ہین جو کا ہادی
سو تو نکیطرح سے بے نام و ننگ
کرکے تحریف سخن مین ریل پیل
الاماں ای صانع چرخ کہن
دین حق پر لینے ہین ہم استوار
دافع ظلمت ہے یہان نام خدا
سید الکونین ختم المرسلین

کہلاتے تقریر موحد کی ہین پھول
یعنے پر چہ پادری مسمور کا
خار کی مانند حق کی راہ مین
نور پر گرتا ہی شعلہ نار کا
کرتے ہین توہین فخر انبیا
سرور عالم پہ دہرتے ہین صریح
تازہ نخوت جنکے سر مین ہے بھری
جوہر ذاتی کی دکھلاتے ہین رنگ
روغن سپر کو کہتے ہین پھلیل
مات بگری نیلکا ہی جوش زن
ہین دل و جان سے محمد پر نثار
نور منشور محمد مصطفا
آخر آمد بو فخر الاولین ؛

ساری نبیون سے دل انصاف ہی
خود زمین گوخر خلیے ہی طاق
مذہب احمد ہی توحید احد
قال حق ہی قل ہو اللہ احد
بید فرزند پیدا و کند
آدم و حوا کی کب باپ تھے
وہ نہ کھلائے کبھی ابن خدا
اک خدا کو تین مین کرنا جہل
خوف خالق سے روای شر کو
دعوت تثلیث مین کہا ہی کیا
حاصل دنیا کو وہ سمجھے ہین دین
مرغ و نان و سیم و زر ہی نیز
عیش دنیا ہی مگر خواب و خیال

بدزبانی شیوہ اجلاف ہے
چل سکیگا پر نہ ہمراہ براق
شرک کو تثلیث کی کرتا ہی رد
باپ بیٹے سے ہی اللہ الصمد
طفل را در مہد گویا او کند
قدرت خالق سے تھے پیدا ہوے
ابن مریم کیونکہ بیٹا بن گیا
ہی سراسر شرک و نافہمی کی بھول
اک خدا کو تین تیرا مت کرو
ہین فقط دو اک چتوری مشکلا
دین حق سے انکو بہروہی ہین
سر بطیہ می ہو بی ہے تیز پر
ساتہ جائیگا نہ یہ مال و منال

کس باریکی سے اِن حصّوں کو لگاتے ہوں گے متوقع
ہوں کہ وہ حصّوں کے توضیح بیان کرین ماں اگر مسیح
کا حصّہ الگ اور خدا کا الگ اور روح القدس کا الگ
ہو تو ایک اور بات ہے کیونکہ اگر مسیح نعوذ باللہ خدا
ہوتا اور اوسمین خدائی قدرت ہوتے یعنی الوہیت تو
وہ صلیب پر یون نہ چلاتا اور واویلا نکرتا چنانچہ مرقس
کی انجیل ۱۵ باب ۳۴ - آیت اور نوین گھڑی عیسیٰ نے
بڑے آواز سے چلاکے کہا ایلی ایلی لما سبقتانی
جسکا ترجمہ یہ ہے - ای میرے خدا ای میرے خدا تو نے
کیون مجھے چھوڑ دیا ہے اسے اگلے آیات ۳۵ و ۳۶
و ۳۷ بھی سننے کے قابل ہین - اور بعضون نے انمین
سے جو وہان کھڑے تھے یہ سنکے کہا دیکھو ایلیا کو
بلاتا ہے - اور ایک نے دوڑکر اسفنج کو سرکے سے بھر دیا
اور سرکنڈے پر رکھکے اوسے پلایا اور کہا ٹھہرو ہم
دیکھین کہ ایلیا اوسے اتارنے آتا ہے ۳۷ - آیت پھر
یسوع نے بڑے آواز سے چلاکے جان دی ۳۸ - ماں
صاحب اگر یسوع کا حصّہ خدا سے دوسرا ہوتا تو وہ
کیون ایلی ایلی کہتا اور کیون خدا خدا کا پکارکے
لئے بلاتا - خیر علاوہ اسکے فلاسفر صاحب ممدوح کی
اور دانائی قابل غور ہے کہ وہ ارشاد کرتے ہین یہان
خالق و مخلوق مین دور یا تسلسل کسطرح کا ماننا پڑیگا
اور اسکے سبات یہ ہی سچی ہے کہ انکے اجزا کے موافق
یعنے مرکب یا نہ - اول تو دور تسلسل کے معنی سب پر

افشا ہے اور سب جانتے ہین ہمین اقتباس کی
حاجت نہین ہین یہان اوسکی معنی اس لئے لکھدیے
ضرور ہے شاید فلاسفر مذکور اسکی ماہیت سے
واقف ہو کیونکہ اگر ہوتا تو وہ خالق و مخلوق مین
روحانی و جسمانی کسی نوع کا دور تسلسل نہ لگاتا دور
تسلسل کی معنی ہین وجود مین آنا ایکنی کا دوسری شی
کے وسیلہ سے اور پھر دوسری چیز کا بھی مین آنا پہلی
شئی کے ذریعہ سے جیسا کہ انڈا اور مرغی ایک دوسرے
سے ظاہر ہوتے ہین مرغی انڈے سے پیدا ہوتی ہے اور
انڈا مرغی سے یہہ دور کی حقیقت ہے اور تسلسل
کی ماہیت یہہ ہے کہ ظاہر ہونا بشمار فعلون کا ایک
وقت مین بطور توقف کے کہ ایک انمین سے موقوف
دوسرے کی پیدائش پر ہو اور یہہ دوسرا منحصر پہلے پر
ہووے ایسا ہی الا عد ہوتا جاوے - دیکھئے دور
تسلسل کی ماہیت ہم پہلے پہل بیان کر چکے ہین اب
کوئی دانا یہ کہے کہ خالق و مخلوق مین کسی نوع کا کیونکر
دور تسلسل ہو سکتا ہے بالفرض اگر ہو تو امتناع
کیونکر ہو سکتا ہے کہ شے خالق ہے اور یہ مخلوق وہ
تو دونون مساوی ہو گئین لیکن یہ عجب وہ ہے کہ ہم
کبھی خدا بنتا ہے اور خدا کبھی مسیح ہو جاتا ہے - کیونکہ
لکھا ہے خدا پسر خدا بیتا خدا روح القدس ان تینون
مین عدد تسلسل ہے غالب ہے کہ بعضے ظریف جو علم
حکمت سے آگاہ ہین عدد کو سوقت خوب کہلا کر ہنسینگے

بعینہٖ یہی حکمت کی سو سے چھل اور فریب کی بو ہوتا ہے بیس
اور دوسرے سال زملیدہ ہو جاتی ہے۔ اری صاحبو
شد دیوی سے باز آؤ ذرا عقل کو کام فرماؤ بھلا کہیے خالق
وملوق مین بھی دور تسلسل ہو سکتا ہے اگر موتموخالق کی
وصاف رفو چکر ہو جاتے ہین کسی نوع کا دور تسلسل
ہونا محال ہے بلکہ نا ممکن ہے فلاسفر مذکور کے ایک
نیچے ہمسے بحث و مباحثہ کرتا رہا ہے چنانچہ دو سال کا عرصہ
منقضی ہوا ہوگا کہ پنجابی للہ ہور مین ہمارے بندہ خدا
جیسی تھی اونہون نے جواب لکھے مگر جواب الجواب سنکر
وہ عالم خاموشی مین چلے گئے تھے کچھ دیر ہوا کہ مضمون
ہو دم سقدمہ لکھا اوسکا جواب فیصلہ ادہر سے
لکھا گیا پھر تو خوش ہو کر چپکے ہو رہے شاید فیصلہ
ہوا مراد ہوا ورنہ اپیل کرتے۔ اگر کوئی دانا ہمارے
اون جواب الجواب کا سیر و مطالعہ کرے تو البتہ وہ خود
بخود ما فی الضمیر اور بات کے تہ کو پہونچکر موحد کے خیالات
کو۔ جانیگا کہ موحد کا دعوی بے سر و بن نہین ہے اور
نا لعون کے مانند کچھ سخن تفنن نہین کرتا ہر ایک دعوے
کا ثبوت ہے اور عقل کی شہادت ہے واللہ یہ نہین
نہین آتا کہ جھوٹ کو سچ کر دکھلائین البتہ بھول
چوک اور بات ہے لی فائدہ اصرار کرنا اور جھوٹ
کو ہانکتے چلے جانا حماقت ہے اور زیادہ افسوس یہ ہے
اپنے اون بھائیون پر آتا ہے کہ جنہون نے دین اسلام
کو ترک کر کے خیالی مذہب کو پسند کیا ہے ہم

اس وقت اول سے یہ پوچھتے ہین کہ آیا عقل سے تو
تمہین یہ معلوم ہوگا کہ یہ مذہب ناقص ہے اور یہ اچھا ہے
پھر کیون نہین عقل کی رو سے یہ ہمین بتلا سکتے کہ تین
اقانیم ایک خدا اس طرح سے ہے ابعقل شریف
کہان کو ہوا کھانے چلے گئی اور کس عقل سے ایک
مذہب کو چھوڑ کر دوسرے کو قبول کیا ہے سچ ہے
حرص و ہوا دنیا کی بری بلا ہوتی ہے وہ انسان کو
اندھا کر دیتی ہے شعر گریۂ ما بین پروانہ دم گرمی
شوق و سمجھا اتنا کہ بھی نہ کمبخت کہ جل جاؤنگا۔
فی الحال یہ مضمون طول ہوتا چلا جاتا ہے دوسرے
منصفین اور عقلمندون کی رائے اس مسئلہ کے بابت
تحریر ہو گئے کیونکہ ہنوز دہلی دور ہے اور پہلے بسم اللہ
شروع ہوئی ہے مگر ہمارے دل و جان سے دعا ہی
کہ ہمارے وہ بھائی گم گشتون کو ہدایت ہو کہ وہ توبہ
کرین اور کلمہ پڑہین امیخدائی واحد لاشریک پر ایمان
لائین اور آن حضرت سرور کائنات کو شفیع برحق
مانے آمین ؎ شاہ دو جہان ہر سش مسند
سر تاج پیمبران محمد ؐ + صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
الطیبین الطاہرین و اصحابہ الذین کملوا الایمان
والدین الی یوم الدین۔ باقی آیندہ

بقیہ شمس الاخبار نمبر ۹

وہ حدیث توقف معنوی اللہ کے ایجاد کا سرور عالم
کے ایجاد پر تھا کر کے دلالت کرتی ہے نہ کسی اور بات

صاحبان اسکا معنی یہ ہیگا کہ دنیاے ناپایدار کا
کھانا پینا سرور عالم کے واسطے پیدا ہوا ہے پھر اُسپر
کئی باتین جیسے زخمون کا لگنا اور بھوک پیاس جو
لوازم دینوی ہین اور نوع انسان اُس سے منفک
نہین جزوئے حالانکہ لولاکی وضع کس واسطے ہے
بنانے پھر اوسپر علم و دانش کا دعوی بھی سرور عالم
ایجاد خلق کی علت غائی کے مرتبے مین ہین لیکن انکا
یہ علت ہونا خلق کے فائدے کے واسطے ہے اسی
واسطے وجود مین موخر ہوے یعنے خاتم الانبیا ہوے
مونکہ قرآن مجید کا کلام الٰہی ہونا فطرت انسانی مین
رکھا گیا تھا تو تم حدیث قدسی کے مضمون طرف پھے
نہ لیجا کر قرآن سے دلیل چاہیے بے خواست تمہاری
زبان سے نکلا کہ قرآن سے افضلیت بتلاؤ اگر
فطرت مین یہ بات نہ ہی تو کیون زبان سے سرزد
ہوتا تھا بلکہ اور کچھ کہتے تھے جیسا حدیث کے مضمون
مین مداحون کے مبالغے ہین کرکے کہے اب سنو قرآن
مجید کے چند آیات تلاوت کرتا ہون۔ کُنتُم خَیرَ اُمَّةٍ
اُخرِجَت لِلنَّاسِ جب سرور عالم کی امت خیر امم ہوی
تو سرور عالم کا خیر المرسل اور افضل الانبیا ہونا
من باب اولیٰ ہوا کیونکہ آپکی امت سب امتون سے
بہتر ہونا پھر آپکا سب انبیا سے افضل ہونا کچھ معنی
نہین رکھتا سنو دوسری آیت یَومَ نَبعَثُ فی کُلِّ

اُمَّةٍ شَهِیدًا عَلَیهِم مِن اَنفُسِهِم وَجِئنَا بِکَ عَلیٰ هٰؤُلَاءِ
شَهِیدًا سنو تیسری آیت تِلکَ الرُّسُلُ فَضَّلنَا بَعضَهُم
عَلیٰ بَعضٍ مِنهُم مَن کَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعضَهُم دَرَجَاتٍ
الآیۃ بعضہم سے کون مراد ہین ذرا دیکھو اور فضیلت
جزئی منافی فضیلت کلی کو نہین ہے سو قاعدہ
مقررہ کو سوچو سنو چوتھی آیت اِنَّ فَضلَهُ کَانَ
عَلَیکَ کَبِیرًا بیشک اسکا ہی فضل تجھ پر بزرگ ہے
کہ تجھے مرتبہ دیا ہے بزرگ کا خاتم الانبیا کیا ہے
تجھے ؛ محمد کا وہ لوا دیا ہے تجھے ؛ اور دیا وہ
مقام تیسرے تیئن ؛ جو ہی محمود ای رسول امین ؛
تجھپہ قرآن جو اُسنے بھجوایا ؛ اُسکا ابقا و حفظ فرمایا

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

راقم محمد حنیف ۔

بقیۂ جواب ہدایت المسلمین

ہدایت المسلمین خداوندا سپر برکت دے اور پڑھنے
والے فائدہ اٹھاوین ہمارے خداوند مسیح کے نام سے منشور
محمدی مسیح تو خدای مجسم ہے خداوندا کرکے ندا کیسی یعنے
ای خداوند خداوند کے نام سے برکت دے کا کیا معنی اور
یہ کیسی عبارت کہ اسپر برکت دے اور پڑھنے والے فائدہ
اٹھاوین ہمارے خداوند مسیح کے نام سے صاحب تابکو
فقرون کے ربط مین برا دخل ہے اور نحویت مین خوب کامل ہین
ہندوستانی خوب جانتے ہین گویا اہل اردو کے کان

چامراج پریس واقع معسکر بنگلور مین اہتمام سے منشی محمد قاسم عجم کے چھپا